بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۵۲/۱۷ | ۲ شہادۃ ۱۳۴۲ ہش | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۴

71

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

علمِ دین سیکھو اور پھر اسے دلیری مگر موعظہ حسنہ کے رنگ میں اپنے عزیزوں اور دوستوں تک پہنچاؤ

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

مورخہ ۱۹ اپریل کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی تربیتی کلاس کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے لئے میرا پیغام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے شعبۂ تعلیم کی طرف سے سالانہ تربیتی کلاس عنقریب شروع ہو رہی ہے۔ سو میرا احمدی نوجوانوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ وہ دین کا علم سیکھیں اور پھر اس علم کو دلیری مگر حکمت اور موعظہ حسنہ کے رنگ میں اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں تک پہنچائیں۔ دین کوئی فلسفہ نہیں ہے بلکہ دین کی اصل غرض مومنوں میں نیکی اور قوتِ عمل پیدا کرنا ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اپنے اندر قوتِ عمل پیدا کریں اور ایمان کے معاملہ میں ایسی جرأت دکھائیں کہ کوئی چیز ان کے مقابلہ پر نہ ٹھہر سکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی کوئی منکر بات دیکھو جو دین یا اخلاق یا محبتِ الٰہی یا اکرام رسولؐ یا آدابِ بزرگان کے خلاف ہو تو بڑی جرأت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرو۔ بے شک آپ لوگوں کو لڑنے بھڑنے سے روکا گیا ہے مگر لڑنا بھڑنا اور چیز ہے لیکن جرأت کے ساتھ بدی کا مقابلہ کرنا اور نیکی کو پھیلانا بالکل اور چیز ہے۔ اور یہ بات صرف پختہ ایمان کے ذریعہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۱۷/۴/۶۳

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خدام سے ایک اہم خطاب

مورخہ ۲۱ اپریل بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خدام سے ایک اہم خطاب فرمائیں گے۔

اس اجلاس میں ربوہ کے تمام خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہوگی۔ والدین سے بھی شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے۔ (مہتمم مقامی)

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گئی

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک پُراثر خطاب اور اجتماعی دعا سے افتتاح فرمایا

کلاس میں پہلے روز مغربی پاکستان کی ۲۳ مجالس کے ۱۱۲ خدام کی شرکت

ربوہ ۲۰ اپریل ۔ کل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گئی۔ نماز عصر کے بعد پانچ بجے شام مسجد محمود میں محترم صاحبزادہ رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک پُراثر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا آپ نے افتتاح فرمانے سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت کلاس میں شرکت کرنے والے خدام کے نام ارسال فرمایا تھا

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم پیر معین الدین صاحب ایم ایس سی کو مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک سوا دس بجے صبح چار بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نواسہ اور محترم پیر اکبر علی صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محی الدین طاہر تجویز فرمایا۔

ادارۃ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور خاندان محترم پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرتے ہوئے والدین، خاندان، اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں مکرم عزیز دین صاحب ریڑھ کی ہڈی میں جھٹکا آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۶۳ء

اس زمانہ کا سب سے بڑا المیہ خدا تعالیٰ کا انکار ہے

(۴)

آج سے تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم ساتھی حضرت مولٰنا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے سید صاحب کے اقوال پر مشتمل ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی جس کا نام صراط مستقیم ہے۔ اس کتاب کے خاتمہ میں شہید موصوف فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے لوگ ختم نبوت کی طرح ولایت کے خاتمہ کے بھی معتقد ہو چکے ہیں یعنی جس طرح لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ اب کوئی ولی بھی نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی انگریز برصغیر ہند میں قوت فائقہ بننے کے لئے کامیاب جنگ لڑ رہا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کمزور ہونے کے ساتھ ہی ان کے معتقدات میں بھی فرق آنا شروع ہو گیا تھا۔ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ ہمارے عقیدہ کے مطابق اپنے زمانہ کے مجدد تھے اور آپ نے اپنے وقت کے لحاظ سے تجدید و احیائے دین کا کام کیا اگر آپ نہ کرتے تو آج مسلمان دین کے علم سے بہت حد تک ناواقف ہوتے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں پر جو ادبار دنیوی سلطنت کی کمزوری کی وجہ سے دنیوی وجاہت کے لحاظ سے آیا تھا وہی ادبار روحانی لحاظ سے بھی اس پر طاری ہو گیا۔ بے شک حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے بہت سے مسلمانوں کو متاثر کیا اور بہت سے سوئے ہوئے دلوں کو بیدار کر دیا لیکن یہ امر بھی صحیح ہے کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ آپ کی تجدید کا جد وجہد سے ناواقف رہا بلکہ ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں کا آپ کے مخالف ہو گیا اور آج تک مخالف چلا آتا ہے۔

حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو عظیم تجدیدی کام کیا وہ یہی تھا کہ آپ نے مسلمانوں کے اس خیال کی اصلاح کرنے کی کوشش کی کہ اب نبی تو کیا کوئی ولی بھی پیدا نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتا ہو۔ مسلمان کچھ مایوسی کی وجہ سے اور کچھ جھوٹے پیروں کی گمراہ کن حرکات کی وجہ سے تعلق باللہ کے منکر ہو چکے تھے۔ آپ نے اس جمود کو توڑنے کی کوشش کی چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے زندہ دل مسلمان آپ کے معتقد ہو گئے اور تجدید و احیائے دین کی تاریخ میں آپ کے کارنامے ایک مقام رکھتے ہیں۔

تاہم امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ آپکی تعلیمات بھی فراموش ہونے لگیں اور خود آپ کے معتقدین بھی بعد میں تعلق باللہ کے قایل نہ رہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جو چراغ آپ نے روشن کیا تھا وہ بعض صورتوں میں جلتا رہا اور اپنے ماحول کو منور کرتا رہا۔ مثلاً حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ جیسے انسان بھی آپ کی تربیت سے اصلاح پذیر ہوئے مگر بعد میں خود دیوبند پر بھی آہستہ آہستہ جمود طاری ہوتا چلا گیا اور معقولی علوم کا ایسا سایہ اس پر چھایا کہ اسکے سربراہ بھی حقیقت سے دور جا پڑے۔ یہاں تک کہ سیاست میں انہوں نے ایسی راہ اختیار کی کہ جو مسلمانوں اور اسلام کے مفاد کے سراسر خلاف تھی اور اس معاملہ میں مغربی تعلیم یافتہ ان سے بازی لے گئے۔ خیر یہ تو ایک جدا معاملہ ہے ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ کے جانشین بھی عملاً ولایت کے منکر ہو گئے اور معقولی علوم کی طرف جھک گئے اور سچے الہام کو ذریعہ علم تسلیم کرنے سے منکر ہو گئے۔

مغرب زدہ طبقہ تو پہلے ہی تعلق باللہ کا منکر ہو چکا تھا۔ اب اہل علم حضرات نے بھی ظاہری علوم تک ہی اپنے علم وفضل کو محدود کر دیا اور جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے مکالمہ ومخاطبہ کا ادعا کیا تو ان لوگوں نے بھی آپ کی مخالفت کی اور الہام وغیرہ کو محض ایک متذبذب اور مشکوک چیز کہنا شروع کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سوا جماعت احمدیہ کے کوئی اسلامی جماعت بھی تعلق باللہ کی قایل نہیں رہی۔ اور اگر قایل ہے بھی تو اس حد تک کہ الہام وغیرہ کوئی یقینی ذریعہ علم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک جہاد کرنا پڑا اور آپ نے نہایت وضاحت سے ثابت کیا کہ الہام کشف رویا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو علم کا ایک یقینی ذریعہ ہے۔ آپ نے شروع ہی میں اس طرف توجہ دی اور نہایت وضاحت سے ان مدارج کو بیان فرمایا جو اس ذریعہ علم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذیل میں ہم اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک حوالہ اس تعلق میں نقل کرتے ہیں:۔

"کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے بھی ایک پیمانہ ہے اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں؟ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا، دل کو دیا، جان کو دیا وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس زندہ خدا کا انا الموجود کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں اور ایک طرف انا الموجود خدا کا کہنا۔ تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالےٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے:۔

اھدنا الصراط المستقیم ۝
صراط الذین انعمت علیھم

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا جو راہ ان لوگوں کی ہے جن پر تیرا انعام ہوا ہے اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

انّ الذین قالوا ربنا اللّٰہ
ثم استقاموا تتنزل
علیھم الملٰئکۃ الّا
تخافوا ولا تحزنوا و
ابشروا بالجنّۃ التی
کنتم توعدون ۝

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لا کر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدائے تعالےٰ کے فرشتے اترتے ہیں اور یہ الہام اُن کو کرتے ہیں کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے:۔

لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ
الدنیا وفی الاٰخرۃ۔

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔

الہام سے کیا مراد ہے؟

لیکن اس جگہ یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرع بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرع دل میں پڑتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانونِ قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے یا بُری باتوں کیلئے فکر کرتا ہے۔ اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اس کے دل میں پڑ جاتی ہے۔ ایک شخص مثلاً نیک اور راستباز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنے شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے اور راستبازوں کو گالیاں نکالتا ہے تو بلاشبہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنا لیں گے بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ راستبازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے بباعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔ سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راستبازی اور راستبازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے خدا کا ملہم کہلائے گا دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں میں پڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے کیونکہ وہ بسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے۔ اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خون ناحق کرنے کی اس کے دل میں گذر جاتی ہے تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جن کو اب تک اس سچے خدا کی خبر نہیں جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔

الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے اور اس میں خیالاتِ فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سرو پا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پُر حکمت اور پُر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے۔ اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۰)

احادیث الرسول

صحبت اور سوسائٹی کا اثر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
المرء علیٰ دین خلیلہ
فلینظر احدکم من
یخالل (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آدمی اپنے دوست کے عادات و اطوار کو اختیار کیا کرتا ہے۔ اس لئے تم (دوست اختیار کرتے وقت) اچھی طرح سے دیکھ بھال کر لیا کرو کہ وہ کس قسم کے شخص سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔

تشریح۔ صحبت اور روابط کا اثر انسان کے عادات و اطوار اور اخلاق پر ضرور پڑتا ہے۔ بداخلاق کے ساتھ اگر کوئی شریف اور مہذب شخص بھی تعلقات قائم کرتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ تو یقیناً ایسا شخص اپنے وقار کو کھو بیٹھے گا اور اپنے ساتھیوں میں بدنام ہو جائیگا۔ اخلاقی تربیت اور دوستوں کے انتخاب میں ابتدائی اور بنیادی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ ان کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے بچے ناپسندیدہ اور آوارہ مزاج لڑکوں کے ساتھ تو تعلقات نہیں رکھتے۔ بچپن کے خیالات و رجحانات انسان کی بقیہ عمر پر انتہائی اثر انداز ہوا کرتے ہیں جن کو اچھی صحبت اور سوسائٹی مل گئی۔ ان کی زندگی خوشکن اور کامیاب ہو گئی۔ مگر جن کی سوسائٹی اچھی نہ تھی۔ وہ ناکام اور نامراد ہو گئے۔ مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ انتہائی مختصر ہیں مگر مفہوم جامع و مانع ہے۔

فقراء کے حقوق اور جذبات کا احترام

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شر
الطعام طعام الولیمۃ
یدعی لھا الاغنیاء و
یترک الفقراء و من
الدعوۃ فقد عصی اللہ
ورسولہ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دعوت کا کھانا بابرکت نہیں ہے۔ جس میں صاحب ثروت اشخاص کو مدعو کیا جائے۔ اور محتاج اشخاص کو نہ بلایا جائے۔ اور جو شخص دعوت کو قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

تشریح۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک اسلامی معاشرہ کے لئے انتہائی افادی اہمیت رکھتا ہے اور قوم کی اقتصادی اخلاقی اور باہمی تعلقات کے سنوارنے میں بنیادی ضابطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر قوم کے اکابرین فقراء اور پسماندہ اشخاص سے تعلق نہ رکھیں۔ تو اس سے کئی قباحتوں اور نقصانات کا اندیشہ ہے۔ فقراء کے حقوق کا اگر خیال نہ رکھا جائے۔ تو اس سے ان کے اندر احساس کمتری پیدا ہوتی ہے جس معاشرہ میں محتاجوں سے دوری اختیار کی جائے اس میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر فقراء کو دعوت میں مدعو کیا جائے اور ان سے ان کی مشکلات کو سنا جائے۔ تو ان کی دلجوئی ہوگی اور ان کے اندر بھی ترقی کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ آجکل دعوتیں اپنے اعزاز و وجاہت اور حسب و نسب کے پروپیگنڈا کے لئے کی جاتی ہیں۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فداہ ابی و امی کے ارشاد مبارک کو ایسا نظر انداز کیا جاتا ہے کہ کھانے کی دعوتوں میں ویسے بھی فقراء اور پسماندہ اشخاص کو بلانا ہی تسلی اور اطمینان کا باعث ہے۔ جو کھانا کھا کر دعا بھی کرتے ہیں۔ اگر باقاعدہ تنظیم سے قوم کے ارباب بست و کشاد فقراء سے ہمدردی کرتے ہوئے ان کی اقتصادی اور اخلاقی ترقی و تعمیر کا انتظام کریں۔ تو بہت سی قباحتوں اور تکالیف کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ جس قوم سے یہ نیکی اور خوبی عنقا ہو جاتی ہے۔ وہاں چوری۔ بددیانتی۔ غبن۔ سمگلنگ۔ حسد۔ کینہ اور انتقام جیسی المناک عادات اور اجتماعی امراض معاشرہ کو تباہ کر دیتی ہیں۔ جس کا روکنا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔ ماہرین اقتصادیات اور معاشیات کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ قوم اور ملک کے اقتصادی توازن کو برقرار رکھنے میں فقراء کی حالت کو مناسب معیار پر لانا بہت ہی ضروری ہے۔ مگر آج انتہائی افسوس اور صدمہ کا مقام ہے کہ ایک امیر اور صاحب حیثیت شخص اپنے کسی غریب رشتہ دار کو ملنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس کے گھر کا رخ صرف اس لئے نہیں کیا جاتا کہ وہاں جانا میرے لئے ذلت اور ہتک ہے۔ کسی شخص کے حالات ایک جیسے نہیں رہا کرتے۔ امیر فقیر ہو جاتے ہیں اور فقیر امیر۔ یہ چکر دنیا میں ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ اور پاداش عمل کا اصول بھی مسلّمہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نمونہ ساری عمر یہ رہا ہے کہ آپ فقراء کی تلاش میں رہتے۔ اور ان کی ہر ممکن مدد فرمایا کرتے۔ اور ان سے محبت و پیار کرتے۔

کسی کی دعوت کو بغیر کسی وجہ کے قبول نہ کرنا ایک نہایت ہی ناپسندیدہ فعل ہے اور اس سے انشقاق اور افتراق پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور باہمی تعلقات بھی خراب ہو جاتے ہیں۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
ان رجلا قال یا رسول اللہ
ما حق الوالدین علی ولدھما
جنتک و نارک

ترجمہ۔ حضرت ابی امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ والدین کا حق ان کے بیٹے پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ماں اور باپ دونوں ہی تیرے حق میں جنت ہیں) اور تیری طرف سے بدسلوکی اور نافرمانی کے نتیجہ میں) تیرے حق میں وہ آگ بھی ہیں۔

تشریح۔ اگر سنجیدگی سے ایک بیٹا اپنے والدین کے احسانات پر غور کرے۔ تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہونچے گا کہ مجھ پر میری والدہ اور والد کے لاتعداد احسانات ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی فرمانبرداری یقیناً خدا اور اس کے رسول کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعا کی خاص تاثیر ہوتی ہے۔ اور ان کی دعا میں خاص سوز اور ابتہال ہوا کرتا ہے۔ ایسی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے اور وہ دوسروں کے محتاج ہیں۔ تو ایسے شخص پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ اور پبلک میں بھی ایسا شخص بدنام ہو جاتا ہے۔ والدین کی شفقت اپنی اولاد کے ساتھ ہمیشہ ہی رہتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں بہت ہی لطیف پیرایہ میں اور بلیغ الفاظ میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے نتیجہ میں جنت کا استحقاق قرار دیا ہے۔ اور بدسلوکی کے نتیجہ میں آگ کا استحقاق۔ کس قدر ان الفاظ میں زجر و توبیخ ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ والدین کے ساتھ محبت اور ان کی جملہ ضروریات مہیا کرنے کے نتیجہ میں انسانی ضمیر خود اپنے آپ پر ملامت کرتی ہے۔

ازدواجی تعلقات میں انصاف

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کانت عند الرجل
امرأتان فلم یعدل بینھما
جاء یوم القیامۃ و شقہ
ساقط (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی دل کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے۔ تو وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا۔

تشریح۔ ازدواجی زندگی بہت ہی ذمہ داریوں اور پابندیوں کا فطرتی طور پر تقاضا کرتی ہے۔ اور اگر ان کو کما حقہ پورا نہ کیا جائے۔ تو میاں اور بیوی کے درمیان تعلقات استوار نہیں ہو سکتے۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف تنازعات اور مخاصمات کا سلسلہ لاتناہی ہو جاتا ہے۔ بلکہ بچوں کی تربیت اور فریقین کے متعلقین کے باہمی تعلقات اور روابط میں بھی کمی آجاتی ہے۔ لیکن اگر بعض وجوہات کی بناء پر ہر ایک شخص کے ذاتی کوائف زوجۂ ثانیہ کا تقاضا کرتے ہیں۔ تو دوسری بیوی کی موجودگی میں پہلی بیوی کے حقوق۔ جذبات اور احساسات کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اخلاقی لحاظ سے خاوند کی ذمہ داری اس لحاظ سے بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ عورت فطرتی طور پر غیر معمولی حساس ہوتی ہے۔ اس لئے اس نازک وقت میں ایک بیوی کی طرف زیادہ میلان کا ہونا اور دوسری کی طرف کم توجہی مشکلات اور باہمی تنازعات کا ایسا دروازہ کھولتا ہے۔ کہ جو بند کرنے سے بھی بند نہیں ہو سکتا دو بیویوں کے درمیان انصاف نہ کرنا دراصل خاوند کی قوت فیصلہ کا کمزور ہونا ہے۔

شقہ ساقط کے یہ معنے کرنا کہ ایسا شخص مفلوج ہوتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قوت فیصلہ اور عدل و انصاف کا پہلو کمزور ہوتا ہے۔

درخواست دعا

میرے بہنوئی محترم شمس الحق صاحب قریشی بعارضہ ٹائیفائڈ ۲۲-۲۳ روز سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمودہ اختر دختر عبدالعزیز صاحب ملازم ڈیری فیکٹری اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۲)

جناب مصری صاحب "عجیب و غریب استدلال" کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں :-

"اس کے بعد قاضی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کرتے ہیں۔

مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے پس ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔

مندرجہ بالا عبارت نقل کر کے قاضی صاحب محترم نے اپنا سارا زورِ قلم اس تاثر کو پیدا کرنے پر خرچ کر دیا ہے کہ حضور نے اپنی اس عبارت میں اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء کا فرد قرار دیا ہے اور اس کے لئے انہوں نے عجیب و غریب استدلال کئے ہیں جس کا نتیجہ آخر میں انہوں نے ان الفاظ میں درج کیا ہے

"وہی چیز جو پہلے انبیاء کو براہ راست ملا کرتی تھی بالکل وہی موہبت امت محمدیہ کو ملے گی۔ کیونکہ اس موہبت کا مشارٌ الیہ وہی نبوت ہے۔ جو براہ راست طریق سے بند ہو چکی۔ اور اب یہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے واسطہ سے مل سکتی ہے آپ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اب یہ حوالہ آپ غیر مبایعین اصحاب کے سامنے رکھ کر ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ بتائیں جس موہبتِ نبوت کے بند ہونے کا ذکر ہے۔ اسی موہبت کے آگے بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازے سے ملنے کا ذکر موجود ہے یا نہیں؟ ان سے پوچھ سکتے ہیں "اس موہبت کے لئے" الفاظ میں "اس" کا اشارہ کس موہبت کی طرف ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس کا اشارہ اسی موہبتِ نبوت کی طرف ہے جو پہلے انبیاء کو براہ راست ملتی رہی۔ وہ جو تمہارے نزدیک بھی براہ راست طریق سے بند ہے اور وہ موہبت جو بند ہے حقیقی نبوت ہے۔ سچ مچ نبوت ہے۔ اس کو تو تم بھی در حقیقت نبوت مانتے ہو پس وہ حقیقتِ نبوت جو بند ہوئی اس موہبت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی کو ملنے کے لئے اب ایک دوسرا دروازہ کھلا بتلایا گیا ہے پس نبوت مطلقہ براہ راست نبی اور امتی نبی دونوں میں پائی گئی اور صرف حصول کے ذریعہ میں فرق ہوا جس کی وجہ سے امتی نبوت براہ راست نبوت سے الگ قسم کی ہو گئی۔

پس امت محمدیہ میں آنے والا امتی نبی بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازے سے نبوت حاصل کرے تو اس میں بھی حقیقت نبوت متحقق ہو گی اور وہ سچ مچ نبی ہو گا غیر نبی نہیں ہو گا"

مصری صاحب نے یہاں تک میرا استدلال لکھا ہے جو واقعی ان کے لئے عجیب و غریب ہے۔ کیونکہ اس استدلال سے ان کی ساری بحث کی جڑ اکھاڑ دی گئی ہے۔ یہ استدلال ایک ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہے کہ جسے مصری صاحب اور ان کے ہم خیال اگر سارا زورِ قلم بھی صرف کر دیں اور اس کے ردّ کے لئے ان سب کے افکار اکٹھے ہو جائیں تو پھر بھی یہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا۔ اور عجیب و غریب شان سے قائم رہیگا

جناب مصری صاحب جواب میں لکھتے ہیں :-

"میں ان کو بتلاتا ہوں کہ اس موہبت کا اشارہ مصفٰی غیب کی طرف ہے جس کے متعلق میں اوپر ثابت کر آیا ہوں کہ وہ حقیقی انبیاء علیہم السلام اور مجازی انبیاء یعنی محدثین کو مشترک طور پر ملتا رہا ہے۔ اور یہ جو حضور نے فرمایا "مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے" اس میں نبوت اور رسالت حقیقی اور مجازی۔ اسلامی اصطلاح والی اور محض لغوی اصطلاح والی یعنی محدثیت دونوں کے لئے استعمال ہوئی ہے"

(پیغام صلح ۲۳ جنوری ۱۹۶۳ء مرو قسط ۹)

مصری صاحب کا غلط استدلال

جناب مصری صاحب نے "اس موہبت کیلئے" کے الفاظ کے مشارٌ الیہ کے متعلق مان لیا ہے کہ وہ اسلامی اصطلاح والی نبوت اور لغوی نبوت دونوں ہیں۔ اس جگہ غلطی ان کے استدلال میں یہ ہے کہ انہوں نے لغوی نبوت اور اسلامی اصطلاح کو دو الگ اصطلاحیں سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ عرب لوگ اسے ہی نبی اللہ کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ جو خدا کی طرف سے نبی ہونے کا مدعی نہ ہو وہ عربی زبان میں بھی نبی اللہ قرار نہیں دیا جا سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر بحث عبارت کے سیاق میں محدثیت والی نبوت ناقصہ کا ذکر ہرگز نہیں ہے بلکہ صرف براہ راست انبیاء کی نبوت کا ذکر ہی اس کے سیاق میں موجود ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

اس فقرہ میں صرف اور صرف براہ راست نبوت پانے والے انبیاء علیہم السلام کا ہی ذکر ہے نہ کہ محدثین کا ذکر جن میں نبوتِ ناقصہ بالواسطہ پائی جاتی ہے۔ آگے حضور فرماتے ہیں :-

"لیکن قرآن بجز نبی اور رسول ہونے کے دوسروں پر علومِ غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق جو نبی ہو وہ اصطلاح اسلام ہی میں نبی ہو گا۔ کیونکہ اس آیت میں بکثرت مصفٰی غیب یعنی امور غیبیہ پر اطلاع پانے کو ہی نبوت اور رسالت قرار دیا گیا ہے۔ پس قرآن مجید نے لغوی نبوت کی اصطلاح کو ہی قرآن مجید میں اختیار کر لیا ہے۔ اور نبی ہونے کیلئے ایسے امور غیبیہ پر اطلاع کو ضروری قرار دیا ہے جن میں کثرت اور صفائی پائی جائے۔ اس مصفٰی غیب کے لئے جو حسب منطوق آیت ہذا ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت میں نبی ہونا ضروری قرار دیا ہے نہ کہ محدث ہونا۔ پس محدثیت اس عبارت میں ہرگز مذکور ہی نہیں۔ جناب مصری صاحب محض اپنی مطلب براری کے لئے اس عبارت کو محدثیت اور انبیاء علیہم السلام دونوں کے ذکر پر مشتمل قرار دے رہے ہیں۔ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور پر محدثیت بھی براہ راست نہیں مل سکتی بلکہ ولایت کا کوئی درجہ بھی آپ کی اتباع اور آپ پر ایمان لائے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ انسان آپ پر ایمان لائے بغیر اور آپ کی اتباع کے بغیر مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن محدثیت تو پہلے زمانوں میں بھی براہ راست نہیں ملا کرتی تھی۔ اور زیر بحث عبارت میں صرف انبیاء علیہم السلام کی ہی نبوت کا ذکر ہے جو براہ راست ملتی رہی۔ پس سیاق کلام میں الٰہی کی نبوت کو زیر بحث حوالہ میں براہ راست پانے کے طریق پر بند قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر اسی موہبت کے لئے جو انبیاء علیہم السلام کو براہ راست ملتی رہی بروز۔ ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ قرار دیا ہے۔ پس اس موہبت کا مشارٌ الیہ انبیاء علیہم السلام والی نبوت ہے نہ کہ محدثیت۔ انبیاء علیہم السلام والی نبوت کو ہی صراط الذین انعمت علیھم کی آیت کے رو سے امت محمدیہ میں موعود نبوت قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ "آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے"

جب انبیاء علیہم السلام والی موہبت نبوت کا ہی جو انہیں براہ راست ملتی رہی بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کے دروازے سے آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے رو سے ملنا مذکور ہوا تو مصری صاحب کا استدلال باطل ہوا۔ اور اس موہبت کا مشار الیہ نبی ہونا ثابت ہوا۔ ہاں یہ الگ مسئلہ ہے کہ چونکہ امتی کا ہر کمال اپنے نبی متبوع سے مستفاض ہوتا ہے اس لئے آئندہ محدثیت اور دیگر تمام مدارج روحانیہ حتیٰ کہ ایمان کی نعمت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل ہی حاصل ہو گی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"اللہ تعالےٰ نے ہمیں وہ نبی دیا جو خاتم النبیین۔ خاتم العارفین اور خاتم المومنین ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۲۷)

پھر اسی اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض محدث ہونے سے صاف انکار کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو محدث تو تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہارِ امر غیب نہیں"

اور شریعت کی اصطلاح میں بھی جیسا کہ حدیث نبوی میں مذکور ہے محدث کو نبی ہوئے بغیر ہی مکلّم قرار دیا گیا ہے گویا اصطلاحی محدث اور لغوی محدث ہم معنی ہیں اور زیر بحث حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مصفٰی غیب کے امت محمدیہ کو ملنے

کا وعدہ کا آیت انعمت علیہم میں ذکر فرما رہے ہیں جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے اور جس کی رو سے انبیاء السلام نبی کہلاتے رہے نہ کہ محدثین۔ آپ فرماتے ہیں :-

"پس مصفّٰے غیب پانے
کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور
آیت انعمت علیہم
گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب
سے یہ امت محروم نہیں اور مصفّٰے
غیب حسب منطوق آیت نبوت
اور رسالت کو چاہتا ہے۔"

حق بزبان جاری

اپنے مضمون کی گیارھویں قسط میں

مصری صاحب موصوف کی زبان پر بے ساختہ حق جاری ہو گیا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جناب مصری صاحب ۱۳ فروری ۱۹۶۳ء کے پیغام صلح میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

سورۂ آل عمران رکوع ۸ میں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان
لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب
والحکم والنبوۃ۔ یعنی نبیوں
کو اللہ تعالیٰ کتاب بھی دیتا ہے
اور اس کتاب کے مطابق فیصلہ
کرنے کی قوت بھی عطا کرتا ہے
اور نبوت بھی عطا کرتا ہے (اس
جگہ نبوت کے لغوی معنی بھی مراد
ہو سکتے ہیں از ناقل یعنی مصری
صاحب) ان ہی تین چیزوں کے
متعلق سورۂ جاثیہ ع ۲ میں فرمایا
ولقد اٰتینا بنی اسرائیل
الکتاب والحکم والنبوۃ
یعنی یہ تینوں چیزیں بنی اسرائیل
کو بھی دیں۔"

(پیغام صلح ۱۳ فروری ۱۹۶۳ء ص۲ کالم اوّل)

آل عمران اور سورۂ جاثیہ کی یہ دونو آیتیں اس بات پر نص صریح ہیں کہ النبوۃ الکتاب اور الحکم سے الگ ایک تیسری نعمت ہے اسی لئے الکتاب اور الحکم پر النبوۃ کا عطف کیا گیا ہے۔ پس الکتاب اور الحکم النبوۃ پر دو امر زائد بیان ہوئے ہیں اور النبوۃ سے مراد ان دونو آیتوں میں نبوت مطلقہ ہی ہے۔ جو کبھی الکتاب والحکم کی قید سے مقید ہو جاتی ہے اور کبھی خالی الحکم کی قید سے مقید ہوتی ہے۔ اگر الکتاب اور الحکم دونو کی قید سے مقید ہو تو یہ تشریعی نبوت ہوتی ہے اور اگر خالی الحکم کی قید سے مقید ہو تو نبوت غیر تشریعی ہوتی ہے۔ پس النبوۃ سے اس جگہ نبوت مطلقہ ہی مراد ہے اور یہی تمام انبیاء کرام میں حقیقت مشترکہ ہے اور اس کے پانے سے تمام ہی انبیاء علیہم السلام عند اللہ نبی کہلاتے ہیں۔ ان آیتوں کی رو سے شریعت کا لانا نبوت پر امر زائد ہے جو نبوت کی حقیقت عرفیہ ہے نہ کہ نبوت کی حقیقت ذاتیہ۔ یہی وہ امر تھا جسے اپنی تقریر حقیقت نبوت میں ثابت کرنا میرا مقصد تھا کہ النبوۃ شریعت سے ایک الگ نعمت ہے۔

یہ النبوۃ جس شخص کو ملے وہ نبی ہو گا۔ اگر دنیا کو نئی شریعت کی ضرورت ہو گی تو وہ نئی شریعت بھی لائے گا۔ اگر پہلی رائج شریعت کافی ہو تو وہ اس کی ترویج واشاعت اور تائید کے لئے مبعوث ہو گا۔ انبیائے بنی اسرائیل جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے ان کے پاس الکتاب موسیٰ علیہ السلام کی ہی شریعت ہی تھی۔ اور وہ انبیاء صرف پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت ظاہر ہوتی تھی۔ وہ کوئی نئی کتاب نہیں لاتے تھے۔ ہاں وہ ان معنوں میں الحکم ضرور رکھتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو تورات کے سمجھنے کا فہم عطا کر رکھا تھا۔ جیسا کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (سورہ مائدہ) سے ظاہر ہے کہ تورات کے بعد آنے والے تمام نبی صرف حکم کی حیثیت میں تھے نہ کہ جدید شریعت کے حامل۔ جناب مصری صاحب نے سورۂ آل عمران اور سورۂ جاثیہ کی دونو آیتوں میں النبوۃ کے لفظ کے متعلق لکھا ہے کہ :

"اس جگہ نبوت کے لغوی معنی
بھی مراد ہو سکتے ہیں۔"

یہ بھی کا لفظ محض تصنع ہے بلکہ بھی کی بجائے ہی چاہیئے۔ کیونکہ اس جگہ النبوۃ سے وہی شئی مراد ہے جسے اہل لغت عربی النبوۃ سمجھتے ہیں۔ یعنی کثرت کے ساتھ اہم امور غیبیہ پر اطلاع دیا جانا یہی لغوی نبوت ہے۔ اسی لغوی نبوت کو قرآن مجید نے بھی النبوۃ قرار دے دیا ہے۔ لہذا نبوت کے متعلق لغوی اصطلاح اور قرآنی اصطلاح مترادف ہے۔ اور لغوی نبوت ہی نبوۃ مطلقہ ہے۔ اور تشریعی نبی اور غیر تشریعی مستقل نبی اور غیر تشریعی امتی نبی اس کی تین اقسام ہیں۔ اسی کے پانے سے ہر نبی نبی کہلاتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میرے نزدیک نبی اسی کو
کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام قطعی
اور یقینی اور بکثرت نازل ہو جو
غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے
میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت
کے۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبوت کی تعریف میں یہ حصریہ الفاظ کہ "میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں" اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ نبوت کی کوئی اور تعریف آپ کے نزدیک بجز اس تعریف کے نہیں ہے اور اسی تعریف کے آپ مصداق ہیں مگر آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ قرآن مجید کی محولہ بالا دونو آیتوں میں النبوۃ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد بھی یہی ہے کہ النبوۃ خدا کے قطعی اور یقینی کلام پانے کا نام ہے جو بکثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ پس قرآن مجید میں جو النبوۃ ان دونو آیتوں میں مذکور ہے اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حامل ہیں اور چونکہ قرآن مجید میں مذکور النبوۃ سے مراد نبوت مطلقہ ہی ہے۔ اسی لئے اسے الکتاب اور الحکم سے الگ بیان کیا گیا ہے۔ اسلئے مسیح موعود نبوۃ مطلقہ کے حامل ہیں اور نبوت مطلقہ کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا ایک فرد ہیں۔ وھذا ھو المطلوب۔

ایک ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ـ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے۔ جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے۔ اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے۔ جس کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ احباب اس کے لئے عطیہ جات دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

عطایا کی رقوم ہسپتال کی امانت "تعمیر ہسپتال" دفتر امانت صیغہ انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلے کی اہمیت

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی جو سہولتیں میسر ہیں وہ باہر نہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ ہوسٹل موجود ہے۔ جس میں علاوہ سپرنٹنڈنٹ کے متعدد ٹیوٹرز بورڈران کو دیکھ بھال اور تربیت کے لئے موجود ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی مرکز میں موجودگی مرکزی تنظیم خدام الاحمدیہ خطبات جمعہ اور علمی و دینی تقاریر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اچھا مرکزی ماحول نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت کے مواقع بچوں کی عمدہ تربیت کے ذریعے ہیں۔ جن کا اثر زندگی بھر ان کی طبائع سے نہیں مٹتا

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اپنی جماعت کے علاوہ دیگر احباب کے جو بچے مرکز کے اس سکول میں تعلیم کے لئے آتے ہیں وہ نہایت اچھا اور گہرا اثر لے کر نکلتے ہیں۔

بعض احباب مقامی تعلیمی سہولت کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے لڑکے مرکز میں نہیں بھیجتے۔ انہیں ذہن نشین رہے کہ احمدیت کا بیج باہر نہیں بلکہ مرکز میں بہترین نشوونما پاتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے بیج بونے اور آبیاری کے جو ذرائع یہاں موجود ہیں وہ باہر موجود نہیں۔ پھر یہاں بہت حد تک عملی نمونہ اور بزرگان سلسلہ کا وجود بھی ہے۔ عام طور پر تعلیم و تربیت اور لیکچروں کا سلسلہ موجود ہے۔ جو ایک خمیر کا کام دیتا ہے۔ اور آخر اپنے وقت پر وہ درخت تناور ہو کر پھل لے آتا ہے اور اس گھر میں احمدیت کی نئے طور پر پیدائش ہو جاتی ہے۔ احباب اس کو فراموش نہ کریں۔ احمدیت کا تخم اور خمیر نئے طور سے نئی پود پر جس رنگ میں یہاں اثر کرتا ہے۔ اس کے مواقع باہر بالکل موجود نہیں ایسے نہ ہونے سے بعض مخلص گھروں میں بھی نئی پود میں ان کے آباء کی اخلاص کی کیفیت نمایاں کمی کی مظہر ہے۔ احمدیت کا آئندہ خوشگوار ماحول اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ جبکہ نیا بیج اور نئی آبیاری ہو۔

(ناظر تعلیم)

امتحان "ستارۂ اطفال" ۲۱ر اپریل کی بجائے ۱۹ر مئی کو ہو گا

یہ امتحان ۲۱ر اپریل ۱۹۶۳ء کو ہونا قرار پایا تھا۔ مگر اب تک بار بار کے اعلانات کے باوجود صرف مندرجہ ذیل مجالس نے پرچوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ۱- بھوکی ۲- ننکانہ صاحب ۳- کھاریاں ۴- ایبٹ آباد ۵- اوکاڑہ ۶- گجرات ۷- واہ کینٹ ۸- چک ۶۲ شرقی لائلپور ۹- احمد نگر ۱۰- کروڈا ۱۱- جہلم ۱۲- چک ۱۶۶ مراد ۱۳- چک ۹۹ لائلپور ۱۴- سانگھڑ ۱۵- ملتان شہر ۱۶- بھوآباد ۱۷- کنری ـــ گویا ۵۶۲ مجالس خدام الاحمدیہ میں صرف ۱۷ کے قائدین نے امتحان لینے کا انتظام کیا ہے کیا باقی مجالس بچوں کی تعلیم و تربیت سے غافل ہیں؟

لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ امتحان "ستارۂ اطفال" ۱۹ر مئی ۱۹۶۳ء کو لیا جائے تا مزید ایک ماہ کے عرصہ میں باقی مجالس بھی اپنے اطفال کو تیاری کروا کر امتحان میں شامل کروا سکیں اور احمدیت کی ترقی میں حصہ دار بن سکیں۔

قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مرکز کو اطلاع دیں ایسی اطلاعات ۳۰ر اپریل تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئیٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ امان ۱۳۴۲ھش مارچ ۱۹۶۳ء میں تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے نوازے۔"

جملہ احباب جماعت تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ کی خوشنودی اور اپنے آقا کی دعائیں حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ریلوے کلرک درجہ دوم

اسامیاں ۱۰۰۔ تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ گرانی وغیرہ الاؤنس۔ علاوہ تحریری امتحان لاہور میں مضامین (۱) پریسی۔ ڈرافٹنگ۔ انشاء و خطوط نویسی (۲) حساب (۳) جنرل نالج (۴) خوشخطی

مجوزہ فارم درخواست قیمتی یک روپیہ کسی بڑے ریلوے سٹیشن سے لیں۔ درخواستیں معرفت نزدیک ترین دفتر روزگار ۳۰-۴-۶۳ تک بنام فائننشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر ایڈمنسٹریشن پی۔ پی ڈبلیو ریلوے لاہور (پ۔ٹ ۱۴-۴-۶۳) (ناظر تعلیم)

سینٹرل پبلک سروس کمشن کا امتحان

سنٹرل پبلک سروس کمیشن (سروسے پاکستان سروسز درجہ اول و دوم) امتحان برائے انتخاب جولائی ۱۹۶۳ء میں ہوگا۔ مقام امتحان۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ ڈھاکہ

درخواست کی آخری تاریخ۔ ۱۵-۵-۶۳ عمر ۱-۸-۶۲ کو ۲۵ تا ۲۷ سال۔ قابلیت۔ ڈگری انجنیئرنگ بموجب قواعد فارم درخواست و قواعد سنٹرل پبلک سروس کمیشن کے دفتر لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ ڈپٹی کمشنر صاحبان و پولیٹیکل ایجنٹ صاحبان صوبہ سرحد سے مل سکتے ہیں۔ اپنے پتہ کا لفافہ پر ٹکٹ چسپاں کر کے بھجوایا جائے (نائب ناظر تعلیم ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے

۱۔ گدو بیراج کی نیلامی شروع ہو رہی ہے۔ خواہشمند احباب اس کی نسبت اگر دریافت کرنا چاہتے ہوں تو نظارت زراعت مرکز سے مشورہ لے لیویں۔ یا میرے دفتر میں تشریف لا کر دریافت فرمالیویں۔

۲۔ اپنے ہونہار میٹرک پاس بچوں کی زندگیاں وقف کر کے انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔

۳۔ بہت سی جماعتوں نے چندہ وقف جدید کے وعدہ جات نہیں بھیجے اور جن جماعتوں نے وعدہ جات تو بھجوا دئے ہیں۔ لیکن چندہ کی وصولی کی رفتار کم ہے۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرما کر چندہ وصول کر کے مرکز میں جلدی بھجوا دیں۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

تلاش گمشدہ

عزیزم مسعود محمود ولد چوہدری غلام رسول صاحب کاہلوں (مرحوم) ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ سے غائب ہو کر اپنے عزیزوں اور متعلقین کے لئے باعث تشویش بنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ یا وہ یہ اعلان خود پڑھیں تو فوری طور پر اپنے گاؤں پہنچ کر والدہ کی تسکین کا باعث بنیں

(محمود احمد باجوہ۔ معلم حلقہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

میرے پیارے اباجان کیلئے درخواست دعا

میرے پیارے اباجان سردار مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد واقف زندگی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے یوگنڈا (مشرقی افریقہ) تشریف لے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ میرے اباجان کا ہر لمحہ حافظ و ناصر ہو اور ان کا مشرقی افریقہ میں جانا ہر لحاظ سے اسلام اور احمدیت نیز خود ان کی اپنی ذات اور ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب بنا کر انہیں ہمیشہ کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

(سردار مبین احمد محلہ دار الصدر ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۰۳۔ میں عبد الرحیم یونس ولد حاجی موسیٰ قوم میمن پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال ساکن چٹاگانگ حال جنگل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ مگر میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵۵ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبد الرحیم یونس میمن گواہ شد عبد الحمید چیف میڈیکل آفیسر پی۔ای ریلوے چاٹگام وصیت نمبر ۴۴۵۴۔ گواہ شد۔ میجر جی ایم اقبال۔ حال ڈی ڈی ایس ایسٹ پاکستان واپڈا ۹۸۱ ڈبل مورنگ چاٹگام وصیت نمبر ۷۷۷۵

مسل نمبر ۱۷۰۰۴۔ میں عبد الحمید خان ولد حافظ عبد الکریم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱-۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ میں محکمہ T.O.A جوہر آباد ضلع سرگودہا میں ملازم ہوں اور اس وقت مجھے ماہوار پراویڈنٹ فنڈ کے شامل کرنے سے ۱۵۵ روپے ملتی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں ہے۔ آئندہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میں ماہوار آمد پر بھی ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد۔ عبد الحمید خان محلہ احمدیانوالہ خوشاب ضلع سرگودہا گواہ شد۔ ملک محمد حسین مولوی فاضل سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ خوشاب۔ گواہ شد۔ عبد الکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ خوشاب ضلع سرگودہا ۱۶-۱-۶۳

مسل نمبر ۱۷۰۰۵۔ میں چوہدری عطا محمد ولد چوہدری عبد الکریم قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری ملکیتی زمین احمد نگر ضلع جھنگ پر ۹ کنال الاٹ شدہ ہے۔ اور اس کی بازاری قیمت مبلغ ۲۵۰۰ روپے (تین ہزار پانچ صد روپے) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں۔ یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ½ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر بھی ہے جو اس وقت مبلغ یک صد چالیس روپے سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد۔ نشان انگوٹھا عطا محمد گواہ شد نور احمد احمد نگر ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم ابن چوہدری عطا محمد ۸-۲-۶۳

مسل ۱۷۰۱۳۔ میں امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰ روپے ہے۔ اور زیور طلائی کانٹے ایک تولہ کلپ طلائی ۹ ماشے قیمتی ۲۱۰ روپے ہے۔ میں اس جائداد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت بطور جیب خرچ ۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اس کا ½ حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اگر زیادہ آمد ہوئی تو اس کے مطابق ½ حصہ ادا کروں گی۔ میری وفات پر جس قدر مزید جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحیم گواہ شد۔ عبد الرحیم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد الدین سیکرٹری جماعت دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۰۶ میں سردار محمد بشیر احمد ولد شیخ محمد کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم شیخ قریشی پیشہ وکالت عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲-۶ کمرشیل لائن کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان چہار منزلہ واقع آرٹیلری میدان کراچی میں ہے جو مجھے بمنظوری محکمہ کسٹوڈین جائداد متروکہ کراچی بہ تبادلہ جائداد غیر منقولہ واقع پٹیالہ مشرقی پنجاب ہندوستان حاصل ہو چکا ہے اس کی قیمت چالیس ہزار قرار پائی گئی ہے۔ اس کا قبضہ مل چکا ہے۔ ۲۔ ایک قطعہ اراضی سکنی جو بندر روڈ میانی روڈ کے درمیان شہر سکھر میں ہے اور جو غیر منقولہ جائداد واقعہ شہر پٹیالہ مشرقی پنجاب ہندوستان کے تبادلہ میں محکمہ کسٹوڈین جائداد متروکہ کراچی کی منظوری سے میرے نام منتقل ہوا۔ اس کی قیمت مبلغ دس ہزار روپے مقرر ہوئی ہے اس کا قبضہ تا حال حاصل نہیں ہو سکا۔ ان ہر دو جائدادوں کے متعلق فریق ثانی نے عدالت میں دعویٰ دائر کر رکھا ہے ابھی تک مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوا۔ میرے حق میں فیصلہ صادر ہونے پر مذکورہ جائداد میری واحد ملکیت ہو جائے گی میں اس تمام جائداد کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے پیشہ وکالت سے آمدنی حاصل ہوتی ہے جس کا تخمینا ڈیڑھ ہزار روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی دسواں ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ محمد بشیر احمد۔ گواہ شد محمد جمیل احمد پسر موصی ۲-۶ کمرشیل لائن کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا

مسل نمبر ۱۷۰۰۸ ۔ میں محمد اکرم شاہد ولد چوہدری محمد خاں قوم سرا پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶/۱۱-ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے نہ کوئی آمد کا ذریعہ ہے صرف والدین کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد محمد اکرم شاہد ۷-۲-۶۳

گواہ شد۔ سید کلیم احمد ولد سید محمد حسین شاہ مرحوم قائمقام پریذیڈنٹ چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۷۰۰۹ ۔ میں مراد علی ولد خداداد قوم سندھو راجپوت پیشہ زرگری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۷ء ساکن گلی ماسٹر اسماعیل محلہ بخشے والا گوجرانوالہ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک پختہ مکان قیمتی -/۶۰۰۰ ہزار روپیہ کی ہے جو شہر گوجرانوالہ محلہ بخشے والا میں واقع ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد۔ مراد علی بقلم خود۔ گواہ شد۔ اقبال محمد خاں موصی ۱۸۵۶ مکان نمبر ۲۵ گلی نمبر ۱۹ اسلام آباد گوجرانوالہ گواہ شد۔ محمد عبد اللطیف باغبانپورہ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۷۰۱۰ ۔ میں محمد جمیل ولد محمد صدیق قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ناندلیاں نوالہ حال ماموں کانجن ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگ بفضل خدا اس وقت زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ تجارت تقریباً یکصد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد محمد جمیل بقلم خود ولد محمد صدیق ماموں کانجن

گواہ شد غلام رسول بقلم خود پریذیڈنٹ ماموں کانجن

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

مسل نمبر ۱۷۰۱۱ ۔ میں ریاض احمد ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم جٹ رکھرل پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ۲/۵۴ ۱۲ بی پیپلز کالونی لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے ۷ ۱۴ ایکڑ زمین موضع میانی نور شاہ تحصیل رتو ڈھیرو ضلع لاڑکانہ میں واقع ہے بحساب -/۵۰ فی ایکڑ حال ہی میں خرید کیا ہے جس کی قیمت -/۵۵۰ روپے قیمتی ہے۔ آدھی رقم گورنمنٹ کو ادا کر چکا ہوں بقایا نصف رقم دو سال کے اندر اندر ادا کرنی ہے جس کے بعد یہ زمین میری مقبوضہ ملکیت ہو جائے گی اسکے علاوہ میرے پاس ایک موٹر سائیکل جس کی قیمت -/۲۸۰۰ روپے ہے اس کل جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ /۲۲۸ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ ان کی طرف سے جو بھی زمین اور مکانات حصہ سے ملے گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد چوہدری ریاض احمد ولد چوہدری محمد طفیل مکان نمبر ۲/۵۴ ۱۲ بی پیپلز کالونی لائلپور۔

گواہ شد۔ مرزا ارشد بیگ بنگلہ نمبر ۱۲-سی ہاؤسنگ کالونی پی۔ آئی۔ ڈی سی۔ داؤد خیل

گواہ شد۔ کریم احمد نعیم صدر جماعت احمدیہ داؤد خیل

مسل نمبر ۱۷۰۱۲ میں سید کلیم احمد ولد ڈاکٹر سید محمد حسین مرحوم قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶/۱۱-ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل جائداد مشترکہ ہے۔ جس میں دو بھائی دو بہنیں اور ایک والدہ حصہ دار ہیں۔ کل جائداد ۵۶ ایکڑ اراضی زرعی نہری واقعہ چک ۶/۱۱-ایل منٹگمری اور دو عدد احاطہ جات ان میں سے شرعی طور پر والدہ صاحبہ کا حصہ منہا کر کے باقی ۱/۵ حصہ میرا ہے۔ یعنی ۱۱ ایکڑ ایک کنال احاطہ جن کی مالیت مبلغ -/۳۰۰۰۰ روپے بنتی ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فی الحال اس جائداد کی آمد کے علاوہ اور کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد سید کلیم احمد

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ غلام رسول ولد قائم علی سیکرٹری مال چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری۔

تصحیح

ایک اعلان "تعمیر مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے احمدی مستورات کا ایثار" مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۶ پر چندہ مسجد سوئٹزرلینڈ میں معطیہ کا نام غلط شائع ہو گیا ہے صحیح نام سعیدہ منورہ سلطانہ ہے۔ نیز اعلان مذکورہ میں غلطی سے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سیدہ موصوفہ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کی ہمشیرہ ہیں۔ حالانکہ ان سے کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے البتہ ہاشمی صاحب کے توسط سے دلہن کی طرف سے ڈیڑھ سو روپیہ جو انہیں سلامی کے طور پر ملا تھا مسجد

اعلان نکاح

عزیزم رشید احمد یوسفی بی ایس سی۔ ایم بی بی ایس اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال ملتان (ابن چوہدری عنایت الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر پنشنر حال ملتان کینٹ) کا نکاح عزیزی رضیہ بیگم بنت عزیز اللہ خان صاحب راولپنڈی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۰ اگست ۶۲ مولوی دین محمد صاحب ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

عبد الواحد نائب ناظر بیت المال ربوہ

مکرم چوہدری صاحب نے اسی خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروا دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

میرے خسر محترم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ساکن راولپنڈی کی بائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب ان کی آنکھوں کی سلامتی کی دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک بشارت احمد ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲۰ ۔ اپریل۔ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر والٹر پی میکناگھی اور برطانوی ہائی کمشنر سر مورس جیمز نے کل یہاں صدر ایوب کے ساتھ ملاقات کر کے مسئلہ کشمیر کے بارے میں طویل گفت و شنید کی باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی بات چیت کا محور مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات کا پانچواں دور تھا جو ۲۲ ۔ اپریل کو کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔

ہمدوری دارالحکومت میں سیاسی مبصرین اس ملاقات کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں، دونوں سفیروں نے صدر ایوب کے ساتھ کافی دیر تک بات چیت کی۔ اس ملاقات کا یہاں پر یہ مطلب اخذ کیا جا رہا ہے کہ امریکی اور برطانوی نمائندوں نے صدر ایوب کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے پانچویں دور کے بارے میں اپنی حکومتوں کے نظریات سے آگاہ کیا ہے اور غالباً انہیں کوئی تازہ تجاویز بھی پیش کی ہیں۔

● ڈھاکہ ۲۰ ۔ اپریل میاں عبدالباری کی تجویز پر کل قومی اسمبلی نے بنیادی حقوق کو عدالتوں سے چارہ جوئی کے قابل بنانے اور مملکت کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھنے کا مسودہ قانون دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح یہ بل متوقع "قبل از موت" سے بچ گیا بعد میں صدر کے حکم سے قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ تک ملتوی کر دیا گیا وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تجویز منظور کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا کہ بل کی استثنائی دفعہ پر بھی حکومت اور حزب مخالف میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے آپ نے سلیکٹ کمیٹی کے ارکان کی تعداد بڑھانا منظور کرتے ہوئے یہ پیشکش بھی کی کہ سیکیورٹی آف پاکستان ایکٹ اور مغربی و مشرقی پاکستان کے سیفٹی قوانین کو بھی عدالتوں سے چارہ جوئی کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ آپ نے قائد حزب اختلاف سردار بہادر خان کی یہ تجویز ماننے پر بھی آمادگی کا اظہار کیا کہ موجودہ قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے۔

وزیر قانون نے یقین دلایا کہ حکومت اپوزیشن ممبروں سے ہر ممکن تعاون کرنے کو تیار ہے آپ نے قبائلی علاقوں میں بنیادی حقوق کا اطلاق کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے بھی آمادگی ظاہر کی۔

● راولپنڈی ۲۰ ۔ اپریل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل صدر ایوب کے ساتھ دو دفعہ ملاقات کی پہلی ملاقات صدر کے لاہور سے واپس پہنچنے کے فوراً بعد اور دوسری شام کو ہوئی اسکے علاوہ مسٹر بھٹو صدر ایوب سے امریکی سفیر اور برطانوی ہائی کمشنر کی ملاقات کے وقت بھی موجود تھے مسٹر بھٹو نے غالباً صدر کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے پانچویں دور کے متعلق بات چیت کی ہے وہ مذاکرات میں شرکت کے لئے آج شام بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

● لاہور ۲۰ ۔ اپریل صوبائی کابینہ نے کل یہاں اپنے اجلاس میں جس کی صدارت گورنر ملک امیر محمد خان نے کی بعض اہم فیصلے کئے کابینہ نے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن قائم کرنے کی منظوری دینے کے علاوہ باغ جناح لاہور میں ایک عمدہ ریسٹورنٹ اور ایک دارالمطالعہ تعمیر کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی جگہ لے گی اور ایک آرڈیننس کی رو سے قائم کی جائے گی جس کی تفصیلات بعد میں طے کی جائیں گی۔

تاہم کابینہ نے یہ اصول طے کر لیا ہے کہ کارپوریشن ایک چیئرمین اور دو ارکان پر مشتمل ہو گی جن میں سے ایک کا تعلق مالیات اور دوسرے کا انتظامیہ سے ہو گا۔ یہ فیصلہ اعلیٰ اختیارات کی حامل معائنہ ٹیم کی سفارشات کی روشنی میں کیا گیا ہے جو روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے گزشتہ سال مئی میں قائم کی گئی تھی۔

● ڈھاکہ ۲۰ ۔ اپریل انتخابی اداروں کی نااہلی (ختم اور کم کرنے) کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی مدت ختم ہو گئی ہے اس طرح یہ آرڈیننس خود بخود ختم ہو گیا ہے۔ صدر نے یہ آرڈیننس گزشتہ جنوری میں نافذ کیا تھا آرڈیننس قومی اسمبلی کے گزشتہ بجٹ کے ایجنڈا میں شامل تھا مگر حکومت نے اس کی منظوری کے لئے قرارداد پیش نہیں کی۔ اس آرڈیننس کے تحت صدر نے ایبڈو زدہ سیاستدانوں کی نااہلی کا عرصہ ختم یا کم کرنے کا اختیار حاصل کیا تھا۔

● بیروت ۲۰ ۔ اپریل مقامی روزنامہ اخبار "اورینٹ" کی اطلاع کے مطابق بیروت میں ناصر کے حامیوں اور مخالفین کے اختلافات اور مظاہروں نے شدت اختیار کر لی ہے اور مخالف گروہوں میں مسلح جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں جن پر قابو پانے کے لئے فوج سے امداد حاصل کی گئی ہے ادھر کویت میں طلبہ نے ناصر کے حق میں مظاہرہ کیا اور عرب فیڈریشن سے الحاق کے لئے نعرے لگائے۔ اردنی فلسطین سے بھی ناصر کے حق میں مظاہروں کی اطلاع ملی ہے ادھر مصر، شام اور عراق میں عرب فیڈریشن کے قیام پر جشن منایا جا رہا ہے۔

● نئی دہلی ۲۰ ۔ اپریل۔ بھارت میں روسی ساخت کے میزائلوں کی مجوزہ تیاری کی خبر سے امریکہ اور برطانیہ بڑے مضطرب اور پریشان ہو رہے ہیں امید ہے کہ امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک اپنے دورہ بھارت کے دوران میں وزیراعظم نہرو کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کریں گے مسٹر ڈین رسک مئی کے پہلے ہفتے میں نئی دہلی پہنچ رہے ہیں اور وہ پنڈت نہرو کے ساتھ بات چیت کے دوران میں روسی ساخت کے میزائلوں کی مجوزہ تیاری پر اپنی حکومت کی خفگی کا اظہار کریں گے۔ مغربی حلقوں میں خدشہ ظاہر کیا گیا کہ بھارت اور روس کے اس سودے سے "گہری الجھنیں اور پریشانیاں" پیدا ہوں گی۔

● لائلپور ۲۰ ۔ اپریل سعودی عرب میں پاکستان کے سابق سفیر چوہدری علی اکبر نے یہاں کہا کہ غذائی اعتبار سے خود کفیل ہونے اور دوسرے ممالک کی احتیاج سے بچنے کا واحد حل یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں اور نوجوانوں کو زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں سے روشناس کرائیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ زراعت کی تعلیم ہمارے ہاں مروجہ تعلیم کا اہم جزو ہو اور ہماری تمام کوشش ملک کی سب سے اہم صنعت کی ترقی پر مرکوز ہو جائے۔

● واشنگٹن بھارت نواز امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ایوریل ہیریمن نے زور دیا ہے کہ چین اور روس میں حالیہ کشیدگی اور بھارت کو روسی امداد ملنے کے باوجود امریکہ کو اپنے مفاد کے لئے بھارت کو امداد جاری رکھنی چاہیئے انہوں نے کہا کہ امریکہ کا مفاد بھی اسی امر کا مقتضی ہے کہ بھارت کو روسی امداد بارآور رہے۔ وہ گزشتہ روز یہاں امریکی اخبارات کے ایڈیٹروں کی انجمن سے خطاب کر رہے تھے۔

● کراچی ۲۰ ۔ اپریل ۔ حکومت پاکستان نے بھارتی عوام میں پاکستان کے خلاف نفرت پھیلانے کی مہم کی شدید مذمت کی ہے اور دفتر خارجہ نے حکومت کے جذبات سے بھارت کے قائمقام ہائی کمشنر مسٹر دگھون کو آگاہ کر دیا ہے۔ کل انہیں اس سلسلے میں دفتر خارجہ بلایا گیا تھا باخبر ذرائع کے مطابق انہیں اس امر سے بھی آگاہ کیا گیا تھا کہ حکومت کو اس بات پر انتہائی افسوس ہے کہ پاکستانی ہائی کمشنر کی ذات کو بھی ان معاندانہ سرگرمیوں میں ملوث کیا گیا ہے۔ مسٹر دگھون کی توجہ بھارتی اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جس میں ناگالینڈ کی انتظامیہ کے ایک افسر کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ بعض ناگاؤں کو پاکستان کی طرف سے اسلحہ فراہم کیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان نے ان الزامات کی نہ صرف تردید کر دی تھی بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ غیر ذمہ دار افسر کا بیان انتہائی قابل اعتراض ہے اس کے علاوہ مسٹر دگھون کی توجہ بھارت کے بعض بڑے اخباروں میں شائع شدہ اس خبر کی طرف بھی مبذول کرائی گئی جس میں پاکستان کے ہائی کمشنر پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے سکم، نیپال، شمال مشرقی سرحدی علاقہ ناگالینڈ اور آسام میں جاسوسوں کا جال پھیلا رکھا ہے۔

● ونتیان ۲۰ ۔ اپریل۔ کمیونسٹوں نے کل "پھونگ ساون اور موانگ پھان" کے شہروں پر قبضہ کر کے سرکاری فوجوں کو جار کے علاقے سے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ امریکہ نے لاؤس کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے غیر جانبدار حکومت کو مزید فوجی امداد بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ پھونگ ساون کے شہر پر کل صبح ہی کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ موانگ پھان کے شہر پر جہاں ہوائی اڈہ بھی ہے۔ کئی گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن کمیونسٹوں کے توپ خانے کی زبردست گولہ باری سے مجبور ہو کر سرکاری فوجوں کو یہ شہر بھی چھوڑنا پڑا۔ سرکاری فوجوں کے ہاتھوں سے ان دونوں شہروں کے نکل جانے کے بعد جار کے پورے علاقے پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ واشنگٹن میں امریکہ کے دفتر خارجہ نے لاؤس کی غیر جانبدار حکومت کو مزید فوجی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔

اعلان نکاح

عزیز سید امیر اللہ شاہ ابن ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا نکاح عزیزہ بشارت بنت محمد یوسف خان صاحب ایڈووکیٹ ایبٹ آباد سے بعوض پانچ ہزار روپے مہر بتاریخ ۱۴۔ اپریل ۱۹۶۳ء بروز اتوار ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب نے ایبٹ آباد میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت ثابت کرے آمین

(سید محمد احمد)

● واشنگٹن ۲۰ ۔ اپریل امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک نے کہا ہے کہ امریکہ کیوبا کو فیڈل کاسترو کی حکومت سے نجات دلانے کے لئے بڑی سنجیدگی سے ایک نہایت اہم پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔ لیکن وہ کیوبا پر مسلح حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

اعلان گمشدہ بالی

ایک عدد سونے کی بالی مورخہ ۱۹ ؍ ۲ ؍ ۶۳ الوجعہ کے لئے جاتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔ جس دوست کو ملے وہ سید محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالرحمت شرقی کو پہنچا دیں۔

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ اول)

بعد ازاں آپ نے خدام سے مخاطب کرتے ہوئے انہیں تقویٰ اور خشیت کے ماتحت پورے ذوق و شوق کے ساتھ تربیتی کلاس میں حصہ لینے اور عملی زندگی میں اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا اگر وہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر ان ایام میں علم قرآن حاصل کرنے اور اپنے آپ کو ایسے اوصاف سے متصف کرنے کی کوشش کریں گے کہ جو احمدیت کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں ممد ثابت ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ تربیتی کلاس میں شمولیت ان کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوگی اور وہ غلبہ اسلام اس غرض کو پورا کرنے والے بن سکیں گے۔ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے سلسلہ میں آپ نے تقویٰ اللہ محبت الٰہی اور علم قرآن کی اہمیت پر خاص زور دیا اور خدام کو نہایت درجہ ذوق شوق اور شغف کے ساتھ علم قرآن حاصل کرنے اور تقویٰ اللہ پر قائم ہو کر محبت الٰہی میں ترقی کرنے کی پُر درد لہجہ میں نصیحت فرمائی اور بتایا کہ یہ تربیتی کلاس اسی غرض کے ماتحت قائم کی گئی ہے کہ خدام ان بنیادی اوصاف سے متصف ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنے کے قابل بن سکیں۔ اور اسلام اور احمدیت کے نقطہ نگاہ سے اپنی زندگیوں کو مثمر ثمرات بنا سکیں۔ اس پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح دسویں مرکزی تربیتی اجلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

یہ کلاس دو ہفتہ (۱۹ر اپریل تا ۳ مئی) جاری رہے گی۔ اس میں پہلے روز مغربی پاکستان کی دو درجن کے قریب مجالس کے ۱۱۲ خدام نے شرکت کی ابھی بعض مزید مجالس کی طرف سے خدام کی شرکت متوقع ہے۔

دستبر نمبر ایل ۵۲۵۵